CBSE Sample Question Paper - Marking Scheme
XII - Urdu (Core)
2019-2020

1- **جواب:** **10**

(i) کبیر اور گرونانک کا زمانہ پندرہویں اور سولہویں صدی کا تھا۔ (2)

(ii) کبیر کی شہرت کی وجہ بےلوث عبادت اور سچی روحانیت کا پیغام تھا۔ (2)

(iii) گرونانک نے نیکی، خداپرستی اور کھری انسانیت کا پرچار کیا۔ (2)

(iv) گرونانک کی شاعری اور تعلیمات پنجابی اور کبیر کی پوربی زبان میں ہیں۔ (2)

(v) دونوں کے یہاں انسان دوستی، عالمی امن، خیرسگالی اور وطن کی محبت کے جذبات ہیں۔ دونوں نے اعلیٰ اخلاقی قدروں کی تعلیم دی ہے۔ (2)

(یا)

(i) لومڑی اپنا بل زمین کے اندر بناتی ہے۔ (2)

(ii) لومڑی دن کے وقت باہر اس لیے کم نکلتی ہے کیوں کہ دن کی روشنی میں اس کی آنکھیں چندھیاتی ہیں۔ (2)

(iii) لومڑیاں ایک جھول میں تین سے آٹھ تک بچے دیتی ہیں۔ (2)

(iv) لومڑی کی سونگھنے کی طاقت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ (2)

(v) خطرہ محسوس ہونے پر بچاؤ کے لیے فوراً فیصلہ کرتی ہے اور جھٹ پٹ اس پر عمل کرتی ہے۔ (2)

2- **جواب:** **10**

(i) اسمارٹ فون کے فوائد اور نقصانات

(a) تمہید/تعارف (2)

(b) نفس مضمون (4)

(c) انداز بیان (2)

(d) اختتام (2)

(ii) یومِ جمہوریہ

(a) تمہید/تعارف (2)

(b) نفس مضمون (4)

(c) انداز بیان (2)

(d) اختتام (2)

(iii) اسکول میں میرا آخری دن

(a) تمہید/تعارف (2)

(b) نفس مضمون (4)

(c) انداز بیان (2)

(d) اختتام (2)

(iv) ورزش کی اہمیت اور ضرورت

(a) تمہید/تعارف (2)

(b) نفس مضمون (4)

(c) انداز بیان (2)

(d) اختتام (2)

(v) میری پسندیدہ شخصیت

(a) تمہید/تعارف (2)

(b) نفس مضمون (4)

(c) انداز بیان (2)

(d) اختتام (2)

(vi) قومی یکجہتی

(a) تمہید/تعارف (2)

(b) نفس مضمون (4)

(c) انداز بیان (2)

(d) اختتام (2)

(vii) وقت کی اہمیت

(a) تمہید/تعارف (2)

(b) نفس مضمون (4)

(c) انداز بیان (2)

(d) اختتام (2)

3- خط (8)

جواب:

(a) پتہ اور تاریخ (2)

(b) تخاطب/تعظیمی فقرہ (2)

(c) نفس مضمون (2)

(d) اختتام (2)

یا

(a) عہدہ اور پتہ (2)

(b) موضوع/مقصد کی وضاحت (2)

(c) تخاطب/تعظیمی فقرہ (2)

(d) نفس مضمون (مقصد کی تفصیل) (2)

4- جواب: (7)

عنوان ''غیر مطبوعہ خطوط'' یا ''ذاتی خطوط'' (طالب علم اس کے علاوہ بھی کوئی مناسب عنوان لکھ سکتا ہے) (1)

(a) تعارف وتمہید (2)

(b) نفس مضمون (2)

(c) انداز بیاں (1)

(d) اختتام (1)

یا

عنوان'استاد اور شاگرد کے رشتے کا تقاضہ'(طالب علم اس کے علاوہ بھی کوئی مناسب عنوان لکھ سکتا ہے)(1)

(a) تعارف وتمہید (2)

(b) نفس مضمون (2)

(c) انداز بیاں (1)

(d) اختتام (1)

5- جواب: **(10)**

محاورے	معنی	جملے
(i) آگ بھڑکانا	فساد بڑھانا	مخالف پارٹی کے خلاف نعرے بازی نے آگ بھڑکا دی۔
(ii) پگڑی اچھالنا	عزت اتارنا	راحل نے اپنی بیہودہ باتوں سے ساحل کی پگڑی اچھال دی۔
(iii) اپنا راگ الاپنا	اپنی بات کہے جانا	نغمہ کو لاکھ سمجھایا مگر اس نے کسی کی نہ سنی اور اپنا راگ الاپتی رہی۔
(iv) ٹس سے مس نہ ہونا	اپنی ہی بات پر اڑے رہنا	میں نے اسے بہت سمجھایا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔
(v) پانی پھیرنا	محنت برباد کر دینا	تمہاری ایک غلطی نے میری ساری محنت پہ پانی پھیر دیا۔
(vi) جان میں جان آنا	اطمینان ہونا	گمشدہ بچے کو پاکر ماں کی جان میں جان آئی۔
(vii) خاک میں مل جانا	برباد ہونا	تم نے میرے سارے منصوبے خاک میں ملا دیے۔
(viii) آؤ بھگت کرنا	خاطر کرنا	باذلہ نے مہمانوں کی خوب آؤ بھگت کی۔
(ix) پانی پانی ہونا	بہت زیادہ شرمندہ ہونا	جب ساحل کی چوری پکڑی گئی تو وہ پانی پانی ہو گیا۔
(x) شیشہ میں اتارنا	اپنے رنگ میں رنگ لینا	اوصاف ہر کسی کو شیشے میں اتارنے کا فن جانتا ہے۔

6- جواب: **(7)**

(i) لتا کے بارے میں بلا جھجک یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستانی گلوکاراؤں میں اس کے مقابلے کی کوئی گلوکارہ نہیں ہوئی۔ (1.5)

(ii) لتا کی وجہ سے فلمی سنگیت کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ (1)

(iii) آج کل کے ننھے منے سُر میں گانے لگے ہیں۔ (1.5)

(iv) کوئل کی آواز جب مسلسل کانوں سے ٹکراتی ہے تو سننے والا اس کو نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے۔ (1.5)

(v) سنگیت کی ہر دل عزیزی میں اضافے کا شرف لتا منگیشکر کو حاصل ہے۔ (1.5)

یا

(i) دس بجے تک لوگ پنکھا چڑھا کر فارغ ہو گئے۔ (1.5)

(ii) بیگمات کے لیے جہاز پر چلمنیں پڑ گئیں اور وہ اندر جا بیٹھیں۔ (1)

(iii) آتش بازی کی وجہ سے سارا تالاب اور کنارے روشن ہو جاتے تھے۔ (1.5)

(iv) مصاحبوں اور امرا کو اوپر بلایا گیا۔ سارے سیلانی تالاب کے کنارے جم گئے۔ تالاب میں سینکڑوں کشتیاں، بجرے اور نواڑے پہلے ہی سے پڑ گئے تھے، آدھوں میں شاہی آتش باز سوار ہو کر ایک طرف چلے گئے۔ (1.5)

(v) آتش بازی کی وجہ سے ایک عجیب خوفناک منظر پیدا ہو گیا تھا۔ (1.5)

7- جواب: (5)

''گاؤں کی لاج'' کا پیغام

افسانہ ''گاؤں کی لاج'' ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ہندوستان گنگا جمنی تہذیب کا آئینہ ہے۔ اس میں سبھی مذہب کے لوگ مل جل کر محبت سے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں۔ ذاتی رنجشوں کو بھلا کر گاؤں کی عزت کو اولیت دی جاتی ہے۔ (5)

یا

سبق ''دعوت'' کا خلاصہ

اس سبق ''دعوت'' کے مصنف رشید احمد صدیقی کے خیال میں جس طرح بھوک کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اسی طرح دعوت کا بھی کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا۔ دعوت کسی بھی موقع پر یا بے موقع بھی ہو سکتی ہے۔ کوئی مہمان وارد ہوا ہو یا کوئی جہان فانی سے رخصت ہو گیا ہو ہر حال میں دعوت کا اہتمام ہے۔ اگر دعوت میں شرکت نہ کر سکے تو مغرور کہلاتے ہیں اور اگر شریک ہوں تو معدہ و آخرت دونوں خراب۔ مصنف نے ہر قسم کی دعوتوں کا دلچسپ و مزاحیہ نقشہ پیش کیا ہے۔ اب وہ ان دعوتوں سے تنگ آ گیا ہے اور ان سے چھٹکارا پانے کی کوشش میں ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے لیے دوستوں

سے بچا جائے تو خود کو دعوتوں سے نجات مل جائے گی۔ (5)

8- جواب: (8)

(i) شیلانگ وہاں کے ایک دیوتا کا نام ہے، اسی کے نام پر اس شہر کا نام شیلانگ رکھا گیا ہے۔ (2)

(ii) دعوت میں جائیں تو معدہ و آخرت دونوں خراب ہوتے ہیں اور نہ جائیں تو غرور اور بے توجہی کی شکایت ہوتی ہے۔ (2)

(iii) بدیسی راج نے امراؤ سنگھ کو 'رائے صاحب' اور دلدار خاں کو 'خان صاحب' کے خطاب سے نوازا۔ (2)

(iv) فلمی سنگیت میں راجستھانی، پنجابی اور بنگالی لوک گیتوں سے فائدہ اٹھایا گیا۔ (2)

(v) مصنف نے جاپانیوں کی ایمانداری کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ جاپانیوں کے گھروں میں دروازے نہیں ہوتے۔ گھر میں قیمتی سامان ہونے کے باوجود نہ تالے کی ضرورت ہوتی ہے نہ کنڈی کی۔ یہ جاپانیوں کی ایمانداری کا بڑا ثبوت ہے کہ ان کے یہاں چوری نہیں ہوتی۔ (2)

(vi) چچی کو دعوت پر منصرم صاحب کی بیگم نے مدعو کیا تھا۔ (2)

(vii) غالب اپنی خلوت کو خطوط کے ذریعے جلوت میں بدل دیتے ہیں۔ وہ خط کو خط نہیں سمجھتے بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ خط لکھنے والا خود ان کے پاس چلا آیا ہے۔ وہ اپنی تنہائی کو خط پڑھ کر اور ان خطوط کا جواب لکھ کر دور کر لیتے ہیں۔ اس طرح ان کا دل بہل جاتا ہے اسی لیے غالب نے خطوط کو اپنی دل لگی کا سامان کہا ہے۔ (2)

(viii) ککڑی والے نے ککڑیاں بیچنے کے لیے آواز لگائی تو مداری نے غصے میں آ کر ککڑیوں کا ٹوکرا چھین کر پھینک دیا۔ ساری ککڑیاں سڑک پر بکھر گئیں۔ سب اپنے اپنے خوانچے چھوڑ کر جھگڑے میں لگ گئے۔ موقع غنیمت پا کر اچکے اور بازار کے لونڈے سامان لوٹنے میں مشغول ہو گئے۔ کمہار کے برتن ٹوٹ گئے، فساد بڑھتا دیکھ کر لوگوں نے اپنی دکانیں بند کر دیں۔ (2)

9- جواب: (5)

'پھول مالا' کا مرکزی خیال

نظم ''پھول مالا'' کے شاعر پنڈت برج نرائن چکبست ہیں۔ اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ یوروپ کی نقل کر کے ہم اپنی تہذیب اور ثقافت کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ یوروپ کے رنگ میں رنگ کر اپنی تہذیب بھول جاتے ہیں۔ آنے والی نسلوں کے اخلاقی اقدار کے لیے ہمیں خود کو اپنی تہذیب میں ڈھالنا ہوگا۔ یوروپ کی اور ہماری تہذیب بالکل الگ

ہیں اور دونوں ایک دوسرے میں نہیں سما سکتیں۔ (5)

یا

رباعی کی مختصر تعریف

رباعی چار مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کی ایک خاص بحر ہوتی ہے جسے بحر ہزج کہا جاتا ہے۔ اس کے چوبیس اوزان مقرر ہیں۔ وزن و بحر کی پابندی کے علاوہ رباعی کے لیے یہ بھی لازمی ہے کہ اس کا پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہو۔ اس کے چاروں مصرعے بھی ہم قافیہ ہو سکتے ہیں۔ رباعی کا چوتھا مصرعہ سب سے اہم ہوتا ہے۔ رباعی میں حسن و عشق، فلسفہ و اخلاق، پند و نصیحت اور مذہب و تصوف کے علاوہ شاعر کے ذاتی حالات و تجربات اور افکار و مشاہدات کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

موہن لال رواں کی دوسری رباعی کا مرکزی خیال

رواں اپنی اس رباعی میں کہتے ہیں کہ ہم دنیا کی رنگینیوں کو دیکھ کر دنیا کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ دنیا ہمیں کبھی غم تو کبھی خوشی دے کر بہلاتی ہے۔ جب سے زندگی اور موت کی حقیقت سے آشنا ہوئے ہیں دنیا کی خوشیاں بے معنی نظر آتی ہیں کیوں کہ موت کی فکر نے آنکھیں کھول دی ہیں۔ اسی لیے اب دنیا کی ہر خوشی میں رنج اور تکلیف نظر آتی ہے۔ (5)

10- جواب: **(5)**

(i) شاعر نے گھر کے کھاٹ کھٹولے کو اعلیٰ درجے کی چیز کہا ہے کیوں کہ ان چارپائیوں کی خوبی یہ ہے کہ ان کے پائے اور پٹی پھٹ کر خستہ ہو گئے ہیں۔ (1)

(ii) سر پہ روز سیاہ لاتا ہوں، سے شاعر کی مراد ہے کہ بستر کا بچھانا اس کے سر پر مصیبت کا پہاڑ توڑ دیتا ہے، جب وہ بستر بچھاتا ہے تو ہزاروں کھٹمل بستر پر رینگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ (1)

(iii) پر مجھے کھٹملوں نے مل مارا، میں شاعر کہنا چاہتا ہے کہ کھٹملوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور میں اکیلا ہوں۔ کھٹملوں نے مل کر مجھے مسل ڈالا ہے۔ (1)

(iv) کھٹملوں کو مارتے مارتے پوریں گھس گئیں۔ (1)

(v) اس شعری اقتباس کے شاعر کا نام میر تقی میر ہے۔ (1)

یا

(i) یہ شعری اقتباس نظم 'پرچھائیاں' سے لیا گیا ہے اور اس کے شاعر کا نام ساحر لدھیانوی ہے۔(1)

(ii) ہر ایک زخم کو زبان کرنے سے شاعر کی مراد ہے ظلم کے خلاف احتجاج کرنا۔ (1)

(iii) بہت دنوں سے سیاست کا یہ مشغلہ ہے کہ جب بچے جوان ہوں تو اپنے مفاد کے لیے انہیں قتل کیا جائے۔ (1)

(iv) شاعر اپنے راز میں زمانے کو شریک کرنا چاہتا ہے اس لیے کہ اس کا راز صرف اس کا نہیں بلکہ سارے زمانے کا ہے۔ (1)

(v) حکمراں کو بہت دنوں سے یہ خبط ہے کہ دور دور ملکوں میں قحط بویا جائے، یعنی تباہی و بربادی اور فساد پھیلایا جائے۔ (1)

11- جواب: **(5)**

(i) حبیب تنویر (1)

(ii) ناول (1)

(iii) ذرا فون کر لوں (1)

(iv) سید امتیاز علی تاج (1)

(v) افسانہ (1)

☆☆